اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ

مدنی پھول برائے اساتذہ و طلبہ جامعات المدینہ

(1)......**صاحبِ دلائل الخیرات شریف** کا یومِ وصال 16 ربیع النورشریف ہے، جن اسلامی بھائیوں سے ہو سکے وہ اِیصالِ ثواب بھی کریں اور ممکن ہو تو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا بھی معمول بنائیں۔

(2)......**عالِم** کا مرتبہ ومقام علمِ دین کے سبب عام مسلمانوں سے کہیں فائق ہے لیکن اس کو گفتار و کردار میں بَہُت زیادہ اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ اس کی معمولی سی لغزش نہ جانے کتنوں کو راہِ حق سے بَرگشتہ کرسکتی ہے کیونکہ لوگوں کی نظریں عُلَماء پر لگی ہوتی ہیں، جونہی وہ علماء کو کچھ کہتا یا کرتا دیکھتے ہیں فوراً اس کو قبول کر کے عمل شروع کردیتے ہیں جیسا کہ قوت القلوب میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے: ''**خرابی** ہے اس عالم کے لئے کہ جس سے لغزش سرزد ہوتی ہے پھر وہ عالم تو اس سے رجوع کرلیتا ہے مگر لوگ اس کو قبول کر کے دُنیا میں عام کردیتے ہیں۔ (مزید اسی میں ہے:) **عالم** کی لغزش کی مثال سفینے کے ٹوٹنے کی مثل ہے کہ جو خود بھی غرق ہوتا ہے اور اپنے ساتھ دوسری مخلوق کو بھی غرق کردیتا ہے۔'' (قُوتُ القُلُوب ج۱ ص۲۹۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اسی طرح** طَلَبہ کو بھی ہر معاملے میں بَہُت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے کہ اگر ہم دِین کی بہت زیادہ خدمت نہیں کرسکتے تو کم از کم ہماری ذات سے دِین کو نقصان بھی نہ پہنچے۔

اللہ اس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے نقصاں مرے سبب سے ہو سُنَّتِ نبی کا

(3)......**اساتذہ کرام** کو چاہیے کہ طَلَبہ کو عبادت کا ذوق دِلائیں اور اگر اس پر سُستی محسوس کریں تو مناسب طریقے سے باز پُرس فرمائیں لیکن اس کے لئے خود کو بھی پابند بنائیں کہ باعمل کی بات پُر اثر ہوتی ہے۔

(4)......**علمِ دِین** میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات بھی بجالاتے رہیں کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رحمہم اللہ المبین **علمِ دِین** میں مشغول ہونے کے باوُجود بھی نفلی عبادات کے لئے کمربستہ رہتے تھے جیسے حضرت سیدنا **امام اعظم** ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صُبح سے لے کر شام تک درس و تدریس میں مشغول رہتے اور پھر پوری رات قیام میں کھڑے ہو کر گزار دیتے حتّٰی کہ ایک بار کسی نے کہہ دیا کہ یہ صاحب وہ ہیں جو ساری ساری رات عبادت کرتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سن لیا، اس سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آدھی رات عبادت کرتے تھے مگر جب سے یہ سنا کہ ایک مسلمان میرے بارے میں اِتنا حُسنِ ظنّ رکھتا ہے، مجھے بھی اس کے حُسنِ ظن کی لاج رکھنی چاہیے چُنانچہ سارا دِن علمِ دین کی خدمت میں اِنہماک کے باوُجود پوری رات جاگ کر عبادت شروع کردی۔ (مَناقِب اِمام اعظم ابُو حَنیفَه ماخوذاً ص۲۳۶ کوئٹہ) **آج** بلاشُبہ لوگ ہمارے اور **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی ماحول** کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتے ہیں۔ کاش! ہم بھی اس کی لاج رکھنے میں کامیاب ہوجائیں مگر اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے اندر جذبے کی کمی ہے اور جذبہ ہی منزل مقصود کی طرف رہنمائی کرتا، رکاوٹوں کو دُور کرتا اور راہیں ہموار کردیتا ہے۔

(5)......**جہاں** شریعت نے علمِ دِین ظاہر کرنے کا حکم دیا تھا وہاں اس کو چُھپایا تو ایسوں کے لئے حدیثِ پاک میں یہ وعید آئی ہے کہ ''جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے وہ چُھپالی، تو اُسے بروزِ قیامت آگ کی لگام دی جائے گی۔'' (سُنَن اِبن مَاجه ج ۱ ص ۱۷۱ حدیث ۲۶۴ دارالمعرفة بیروت)

(6)......**عالم** ہی اِنسان ہے اس لئے کہ جو علمِ دِین کی دولت سے محروم ہے، دیکھنے میں سلجھا ہوا اِنسان لگتا ہے مگر جب بولنے پر آتا ہے تو ایسی گفتگو کرتا ہے کہ وہاں سے بھاگنے ہی میں عافیت معلوم ہوتی ہے۔ پھر **عالم** بھی ایسا ہونا چاہیے جو باعمل ہو اور اس کے نیک عمل کا مقصود فقط رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا حصول ہو۔

(7)......**مسجد** سے کوڑا اور کچرا اُٹھانا کارِثواب ہے۔ مسجد سے ایک تِنکا بھی نکال دینے سے اَجر و ثواب ملتا ہے جیسا کہ مسجد سے تنکے اُٹھانے والی ایک عورت کا اِنتقال ہوا تو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے جنّتی ہونے کی بشارت دی۔ (اَلْمُعجَمُ الکَبِیر لِلطّبَرانی مُلخصاً ج ۱۱ ص ۱۹۰ حدیث ۱۱۶۰۷ داراحیاء التراث العربی بیروت) **یہ** بھی یاد رکھیں کہ مسجد کے کوڑے کا بھی اَدَب ہے۔ مسجد کا کوڑا کچرا کونڈی میں نہ ڈالیں نہ ہی ایسی جگہ ڈالیں جہاں اس کی تعظیم میں فرق آئے بلکہ اَدَب کی جگہ پر ڈالا جائے۔ (مَاخُوذ از فتاوٰی رَضَویہ مُخرّجہ ج ۱۶ ص ۲۸۱ مرکزالاولیاء لاہور) اس کے لئے آپ اپنی عادت بنالیجئے کہ جب مسجد میں جائیں تو اپنی جیب میں ایک پلاسٹک کی تھیلی (شاپر) رکھیں تاکہ مسجد سے ملنے والے کچرے کو اس میں ڈال سکیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''**جو مسجد سے اَذِیت کی چیز نکالے، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔**'' (سُنَن ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷ دارالمعرفۃ بیروت)

(8)......**مَدَنی حُلیہ** بھی ایک لحاظ سے **دعوتِ اسلامی** کی خدمت ہے، سبز عمامہ اور لباس کا ایک مخصوص اَنداز ہو تو سونے پر سوہاگہ۔ کُرتا آدھی پنڈلی تک ہو اور سبز عمامہ بھی کُھلے رنگ کا ہو یعنی گہرے رنگ والا نہ ہو۔

(9)......**ہمارا مدنی مرکز** جو کہے جب تک اس کی کوئی بات شریعت سے نہ ٹکرائے، اس پر لَبَّیک کہنے کے سوا ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں اسلئے کہ **دعوتِ اسلامی** آپکی اپنی مدنی تحریک ہے جس نے آپ کو **جامعات المدینہ** بنا کر دیئے، آپ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین سیکھنے پر آمادہ کیا اور ہر لحاظ سے آپ کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا۔ لہٰذا آپ کیلئے یہی زیبا ہے کہ اس کی جو باتیں شریعت کے مطابق ہوں آنکھیں بند کر کے انہیں اپناتے جائیے، عقل کے گھوڑے مت دوڑایئے کہ ؎

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں ‏ ‏ ‏ ‏ عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

(10)......**زہے نصیب!** زُلفیں بھی سجایئے، زُلفیں رکھنا میرے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت ہے۔ اگرچہ زُلفیں نہ رکھنے والا گنہگار نہیں، لیکن زُلفیں رکھنا ایسی سُنَّت ہے کہ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حج وعمرہ کے اِحرام سے باہر ہونے کے علاوہ کبھی ان کو جُدا نہ فرمایا یعنی اِحرام سے باہر ہونے کیلئے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **حلق** فرمایا۔ اس کے علاوہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زُلفیں کبھی آدھے کان تک، کبھی پورے کان شریف تک اور کبھی گردن شریف تک رکھیں کہ وہ مبارک کندھوں کو چُوم لیتی۔ (وَسَائِلُ الوُصُول اِلٰی شِمائِل الرسُول ص ۸۰ دارالمنہاج بیروت)

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش ‏ ‏ ‏ ‏ کہ بنیں خانہ بدوشوں کے سہارے گیسو

ہم سیاہ کاروں پہ یاربّ! تپشِ محشر میں ‏ ‏ ‏ ‏ سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضؔا

صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

گیسو کے معنٰی ''زُلفوں'' کے ہیں، دیکھئے سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گیسو یعنی زُلفیں رکھیں اور ان گیسوؤں کی شان میں میرے آقا

اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّد دِین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے پورا قصیدہ لکھ دیا۔ گیسو یا زُلفیں سجانا بہت پیاری سُنَّت ہے اس لئے مَیں یہی ترغیب دِلاتا ہوں کہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو زُلفیں اِتنی بڑھا لی جائیں کہ کندھوں سے چُھو جائیں تا کہ یہ سُنَّت بھی ادا ہو جائے، مگر یہ ان کیلئے نہیں جن کی ابھی داڑھی نہیں نکلی یا تھوڑی تھوڑی رویں نکلی ہیں۔ ان کیلئے میرا مشورہ یہی ہے کہ وہ آدھے کان تک ہی رکھیں، فی الحال آدھے کان سے نہ بڑھنے دیں۔ **ہاں!** جب ان کی داڑھی ایک مٹھی ہو جائے تو اجازت ہے کہ وہ پورے کان تک رکھیں یا گردن تک رکھیں کہ کندھوں سے چُھو جائیں لیکن یہاں اِحتیاط یہ کرنا ہوگی کہ زُلفیں کندھوں سے نیچے نہ جائیں کہ کندھوں سے نیچے تک بال بڑھانا **فتاویٰ رضویہ شریف** میں **حرام** لکھا ہے۔ (فتاوی رَضَویّہ مخرّجہ ج۲۲ ص۶۰۵ مرکزالاولیاء لاہور) **بعض اوقات** یہ ہوتا ہے کہ زُلفیں بل کھا جاتی ہیں مگر جب نہا کر کنگھی کی جاتی ہے تو اس کے بال کندھوں سے بھی نیچے چلے جاتے ہیں، ایسا ہو تو فوراً کٹوا لیجئے۔

(11)...... **درسِ نظامی** کی تکمیل کے بعد آپ اپنے اندر جو صلاحیت پاتے ہیں اس کے مطابق ذِمَّہ داریاں سرانجام دیجئے، اگر **تدریس** کی صلاحیت پاتے ہیں تدریس فرمائیے، **تصنیف وتالیف** کی طرف رُجحان ہے تو **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** میں خدمات سرانجام دیجئے، **مدنی قافلوں** میں بارہ ماہ کا سفر کرسکتے ہیں تو سفر فرمائیے، **وقفِ مدینہ** کا جذبہ رکھتے ہیں تو وقفِ مدینہ ہو جائیے الغرض اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ **دعوتِ اسلامی** کیلئے وقت ضرور نکالئے مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اب ماں باپ کو چھوڑ دیں، کام کاج چھوڑ دیں۔ آپ امامت، مؤذنی، خطابت وغیرہ میں سے جو بھی کرسکتے ہیں کریں، مدرسہ پڑھائیں، درسِ نظامی پڑھائیں، مزید صلاحیت ہے تو دورۂ حدیث کروائیں، تَخَصُّص فِی الْفِقْہ کریں، خوب جِدّ وجُہد کر کے جب مفتی بن جائیں گے تو فتویٰ نویسی کریں اس طرح یہ سارے کام آپ کرتے رہیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا مستقبل تابناک اور روشن ہے۔

(12)...... **نظر** اَسباب پر نہیں، خالقِ اَسباب پر رکھیں یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب پیدا فرمانے والا ہے، اسی پر توکل رکھیں وہ ضرور آپ کو روزی بھی دے گا اور دِین کا کام کرنے کی توفیق بھی مرحمت فرمائے گا۔

(13)...... **جس طرح** دیگر اسلامی بھائی نوکری بھی کرتے ہیں اور دِین کا کام بھی کرتے ہیں، اسی طرح ہمارے **مَدَنی اِسلامی بھائی** بھی نوکری وکاروبار کے ساتھ ساتھ دِین کا مدنی کام بھی کرسکتے ہیں۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے ایک سے ایک مشقت کے کام کئے، غُربت وافلاس میں بھی دِین اِسلام کا کام نہ چھوڑا۔ خُصُوصاً اصحابِ صُفَّہ علیہم الرضوان کہ جنہیں کبھی کھانے کو ملتا، کبھی نہ ملتا تھا، بھوک سے نڈھال ہو کر گر پڑتے تھے، بے ہوش ہو جاتے تھے۔ (ماخوذ از سُنَن تِرمِذی ج۴ ص۱۶۲ حدیث۲۳۷۵ دارالفکربیروت) لیکن آج بھی ان کی روشنی چودھویں کے چاند سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر تو یہ کہ خود ہمارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی کسبِ معاش کے لئے تجارتی قافلوں میں سفر فرمایا۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تجارت کے ساتھ ساتھ دِین کا کام بھی کیا، اسی طرح اور کئی جلیل القدر علماء کرام رحمہم السلام کی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

(14)...... **بااَخلاق** اور سمجھدار اِمامِ مسجد پورے علاقے کا بے تاج بادشاہ ہوتا ہے، بڑے بڑے سرمایہ دار اس کے قدموں میں ہوتے ہیں اور اگر اِمامِ مسجد بداَخلاق ہے یا حکمتِ عملی کو پیشِ نظر نہیں رکھتا تو یہی سرمایہ دار بلکہ وہاں کے غریب ونادار بھی اِسے کان پکڑ کر مسجد سے نکال دیتے ہیں۔ لہٰذا اپنے اَخلاق دُرُست رکھیں، اِخلاص پیدا کریں، اپنے اندر دِین کا دَرْد بڑھائیں، پھر اگر آپ اِمامت فرمائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دِین کا وہ مدنی کام کریں گے کہ لوگ دیکھتے رہ جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

(15)......**روپیہ پیسہ** خرچ کریں تو کم ہوجاتا ہے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین کا معاملہ ایسا ہے کہ جتنا خرچ کرتے جاؤ، بڑھتا جائے گا۔لہٰذا عالم بنو اور بناؤ، یہی ہمارا نعرہ ہے اور رہے گا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

(16)......**ہمیں یہ دُعا کرنی چاہیے** کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عالمِ علمِ دِین بنائے، صرف سند کا عالم نہیں علم کا عالم بنائے کہ حقیقت میں فضیلت **علم** کے عالم کی ہے نہ کہ سند کے عالم کی۔ بسا اوقات سند سے بندہ ریاکاری میں مُبتلا ہوجاتا ہے یا اس خوش فہمی میں ہوتا ہے کہ مَیں تو عالم ہوں! مگر علم نہیں تو عالم بھی نہیں۔

(17)......**جس** عالمِ دِین میں تدریس کا جذبہ اور اس کی صلاحیت بھی ہے تو اسے ضرور تدریس کرنی چاہیے مگر یہ ضروری نہیں تدریس **جامعات المدینہ** ہی میں ہو۔اگر **جامعات المدینہ** میں تدریس نہیں ملتی تو کوئی بات نہیں، کسی بھی سُنّی اِدارے میں جہاں تدریس کا موقع ملے بلا جھجک وہاں تدریس فرمایئے ہمیں تو **علمِ دین** حاصل کرنا اور پھیلانا ہے اور جہاں بھی جس شعبے میں بھی جائیں، دین کا مدنی کام کرنا ہے یقیناً آپ **دعوتِ اسلامی** کو بھول نہیں سکتے کیونکہ **دعوتِ اسلامی** نے آپ کو پروان چڑھایا ہے۔لہٰذا جہاں بھی آپ تدریس کریں گے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بات تو ضرور کریں گے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طَلَبہ کو بھی دعوتِ اسلامی کا ذِہن دیں گے، اس طرح آج نہیں تو چند سالوں کے بعد سُنّیوں کے ان تمام جامعات و مدارِس میں اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کا مدنی کام ہوگا اور اس کی بہاریں ہوں گی۔

(18)......**عالمِ دین** بننے کے بعد اگر **مدنی مرکز** آپ کو دوسری جگہ بھیج دے جبکہ آپ کا اِرادہ اپنے گاؤں یا علاقے میں کام کرنے کا ہے تب بھی اِطاعت کا ذِہن رکھتے ہوئے جہاں **مدنی مرکز** حکم فرمائے وہاں چلے جایئے کہ **اِطاعت میں عظمت ہے۔**

(19)......کاروباری ذِہن رکھنے والا شخص جب کسی کاروبار کا آغاز کرتا ہے تو اس کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ مختلف علاقوں میں اپنے اِدارے یا دُکان کی جتنی زیادہ شاخیں کھولوں گا اسی قدر زیادہ آمدنی (Income) ہوگی۔اسی طرح **دعوتِ اسلامی** بھی یہ چاہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ جامعات و مدارس کھولے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں زیورِ علمِ دِین سے آراستہ ہوں۔دعوتِ اسلامی مزید ترقّی کرے اور دین کا مدنی کام خوب پھیلے۔یوں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک عالمِ دِین بن کر ہزاروں لاکھوں میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچائے گا، خوب خوب **مدنی کاموں** میں حصہ لے گا۔اس **مقصد** کے حُصُول کیلئے آپ اپنی صلاحیت کے مطابق تدریس کریں، اِفتاء سنبھالیں یا تصنیف و تالیف کا کام سرانجام دیں مگر اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے دو مدنی کام **مدنی قافلہ** اور **مدنی اِنعامات** پر بھی کاربند رہتے ہوئے خوب سُنّتیں عام کریں اور دِین کا خوب مدنی کام کریں۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی راہِ خدا میں یکمشت **12** ماہ سفر کر چکے ہیں اور جنہوں نے ابھی تک **12** ماہ کا سفر نہیں کیا وہ بھی نیت فرما لیں اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہمارا یہ سنّتوں بھرا باغ ہرا بھرا لہلہاتا رہے گا اور دین کا مدنی کام ہوتا رہے گا۔اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(20)......**جتنا** اپنے نفس کو پڑھنے کا عادی بنائیں گے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی قدر آپ کو اِستقامت ملتی چلی جائے گی، علمِ دِین حاصل کرنے کے بیشمار فضائل ہیں، یہ فضائل پڑھتے رہیے کہ فضائل پڑھنے سے رغبت ملتی ہے، اِستقامت کا ذِہن بنتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اِستقامت کی دُعا بھی کرتے رہیے کہ حدیثِ پاک میں ہے:''دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔''

(اَلمُستَدرَك عَلَى الصَّحِيحَين ج۲ ص۱۶۲ حديث۱۸۵۵ دارالمعرفة بيروت)

(21)......**سبق یاد رکھنے کا طریقہ** یہ ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھئے اور جو چیزیں رٹنے والی ہوں ان کے لئے خوب رَٹّو بن جایئے۔**بعض** چیزیں ایسی ہوتی

ہیں کہ جب تک خوب دھیان نہ دیا جائے یاد نہیں ہوتیں، جیسے بعض طلبہ قرآنِ پاک برسوں سے پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن حِفظ نہیں ہوتا۔لہٰذا جب تک طریقۂ کار کے مطابق رٹ نہیں لگائیں گے یاد نہ ہونا دشوار ہے۔ جیسے مدارِس میں شروع میں تعریفات اور گردانیں وغیرہ رٹوائی جاتی ہیں، جوانہیں رٹ لیں ان کے لئے آگے منزلیں آسان ہوجاتی ہیں اس کیلئے آپ مدرسہ یا گھر میں جب بھی فارغ اوقات ملیں کتاب کھول کر دیکھئے اور بار بار پڑھ کر اپنے اسباق یاد کیجئے اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یاد رکھنے میں کامیاب ہوجائیں گے، ذِہین طالبِ علم کا انداز یہی دیکھا ہے کہ وہ پڑھتا رہتا ہے جس سے سبق اس کے ذِہن میں راسخ ہوجاتا ہے۔محاورہ ہے: اَلسَّبَقُ حَرفٌ وَّ التَّکرارُ الف یعنی سبق خواہ ایک حرف ہو اُس کی تکرار ہزار بار کیجئے۔(راہِ علم ص ٦٢)

(22)......**آیۃ الکرسی** ویسے تو ہر نماز کے بعد پڑھنی چاہیے کہ پڑھنے والے خوش نصیب کے لئے جنت کی بشارت ہے۔(شُعَبُ الاِیمان لِلبیہقی ج٢ ص ٤٥٥ حدیث ٢٣٨٥ دار الکتب العلمیۃ بیروت) لیکن آنکھوں کی حفاظت کے لئے ایک بار آیۃ الکرسی مزید بہ نیتِ حمد پڑھ لیجئے اس کا طریقہ یہ ہے: وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہنے کے بعد اپنے سیدھے ہاتھ کی پانچوں اُنگلیاں سیدھی آنکھ پر، اور اُلٹے ہاتھ کی پانچوں اُنگلیاں الٹی آنکھ پر رکھ لیجئے اور اب وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا گیارہ مرتبہ پڑھئے اور وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ پڑھنے کے بعد آخر میں ان دسوں اُنگلیوں پر دم کرکے اپنی آنکھوں پر پھیر لیجئے۔ یہ عمل پانچوں نمازوں کے بعد کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے حق میں بہتری فرمائے۔ جن کی آنکھوں میں تکلیف نہیں وہ بھی یہ عمل کریں انہیں بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا اور اگر کوئی نابینا بھی کرے تو اللہ چاہے تو اس کو بھی آنکھوں کی روشنی مل جائے۔(ماخوذ از مَلفوظاتِ اعلیٰ حَضرت حصّہ ٣ ص ٢٨٧ فرید بک سٹال مرکزالاولیاء لاھور)

(23)......**دعوتِ اسلامی** کا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے کریں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے آپ کو دونوں جہاں کی بھلائیاں حاصل ہوں گی، شکوہ و شکایت بھی نہ کریں، اگر آپ کو دعوتِ اسلامی کے کسی ذِمّہ دار کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا بھی دوسروں پر بلاضرورت اظہار نہ کریں۔

(24)......**کسی کو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے سے نہ روکیں کہ بلاوجہ کسی کو نیکی سے روکنا شیطان کا کام ہے اور ایک بدبخت کی خصلت بد ہے جس کا نام ولید بن مُغیرہ ہے، قرآنِ مجید میں اس کی دس بد خصلتیں بیان فرمائی گئی ہیں، اس میں اسے "مَنَّاعٍ لِّلْخَیرِ" یعنی "نیکی کے کام سے روکنے والا" بھی کہا گیا ہے۔(نُورُالعِرفَان ٩٠١ پیر بھائی کمپنی مرکزالاولیاء لاھور) **لہٰذا** کسی کو نیک کام سے روکنے سے قبل یہ ضرور سوچ لیا جائے کہ ہم نیک کام سے روک کر کس کی طرفداری یا حمایت کررہے ہیں؟ لہٰذا اگر کوئی اِسلامی بھائی راہِ خدا میں 12 ماہ سفر کرنے کی نیت کرتا ہے تو اس کو مت روکئے بلکہ نیکی کے اس کام میں اس کی حوصلہ اَفزائی کرکے خود کو ثواب کا حقدار بنائیے۔

(25)......**اکٹھے** رہتے ہوئے جامعہ کے طَلَبہ میں کبھی کبھار ناچاقی ہوجانا بعید نہیں مگر آپس میں قطع تعلّقی نہ کریں۔اس کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ "**ناچاقیوں کا علاج**" پڑھ لیں اور اب اس کی V.C.D بھی جاری ہوچکی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں آپسی میں ناراضیوں اور نااِتّفاقیوں کو دُور کرنے کے حوالے سے بہترین مَواد موجود ہے۔آپس میں جب تک دوسرے کا اِحترام نہیں ہوگا اس وقت تک بات نہیں بنے گی، اپنے سے دوسرے کو اچھا تصور کریں، **اِحترامِ مسلم** بجالائیں، پھر بھی اگر کوئی بدسُلوکی کرتا ہے تو قرآنِ پاک کی اس آیت کو پیش نظر رکھیں: اِدْفَعْ بِالَّتِی ھِیَ اَحْسَنُ (پ ٢٤ فُصِّلَت ٣٤) ترجمۂ کنز الایمان: "اے سننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال۔" اگر آپ بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کریں گے تو وہ کب تک آپ کے ساتھ بُرائی کرے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک وقت آئے گا کہ وہ آپ کا گہرا دوست بن جائے گا کہ نجاست،

نجاست سے نہیں بلکہ پانی سے پاک ہوتی ہے۔

(26)......**جسے** دِینِ اِسلام سے محبت ہے، اُسے دین کا کام کرنے والوں سے بھی محبت ہوگی اور **علمِ دین** حاصل کرنے والے بھی ایک طرح سے دِین ہی کا کام کررہے ہیں لہٰذا مجھے ان سے محبت ہے بلکہ بُزُرگوں کا قول: ''عُلَماء ہی اِنسان ہیں'' بَہُت سمجھ میں آتا ہے۔علمائے دِین یہ ہماری اُمت کے سُتُون ہیں، اُمت کی رہنمائی سرمایہ دار، تُجّار اور اَربابِ اِقتدار نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف علمائے دین ہی کرتے ہیں تو عُلَماءِ کرام کا احترام اور ان سے محبت رکھنا ہمارے دِین کا حصہ ہے۔**حدیثِ پاک** میں ہے:''تُو صبح کر اس حالت میں کہ (۱) تو خود عالم ہو (۲) یا مُتَعَلِّم یعنی طالبِ علم ہو (۳) یا علم کی باتیں سننے والا ہو (٤) یا تیرے دِل میں عالم کی محبت ہو، پانچواں نہ ہونا ورنہ تُو ہلاک ہوجائے گا۔''

(اَلمُعجَمُ الاَوسَط لِلطَّبَرانی ج٤ ص٤٩ حدیث ٥١٧١ دارالکتب العلمیة بیروت)

(27)......**جامعات المدینہ** چونکہ عُلَماء پیدا کررہے ہیں اس لئے جامعات المدینہ سے بھی محبت ہونی چاہیے، یہ ہمارے جامعات **علمِ دین** پھیلا رہے ہیں اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ جامعات کی بَرَکت سے ہماری **دعوتِ اسلامی** پہلے سے کہیں زیادہ مُستَحکم ہوچکی ہے اور میری خواہش ہے کہ دعوتِ اسلامی کی ہر مجلس میں کم از کم ایک عالمِ دین ہو۔اگر عالم اس انداز میں کام کرنے والا نہیں ملتا تو بے شک سلجھے ہوئے طالب علم ہی کو حُصُولِ بَرَکت کے لئے مجلس کا رُکن بنالیجئے، اگرچہ وہ کام نہ بھی کرے، آج نہیں تو کل کام دے گا، آپ کی رہنمائی کرے گا اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔اسی طرح اپنی اس خواہش کا بارہا اِظہار کرچکا ہوں کہ کاش! پوری **مرکزی مجلس شوریٰ** علماء پر مشتمل ہو۔اس کے لئے علماء بھی آگے بڑھیں، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے معیار پر پورا اُتریں، اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ میں بھی سفارش کردوں گا کہ ان کو لے لیں۔آپ کام کرکے آگے بڑھیں، مرکزی مجلس شوریٰ آپ ہی کو سنبھالنی ہے، **دعوتِ اسلامی** آپ کی آپ کی اور آپ کی ہے، ہاں ہاں! دعوتِ اسلامی علماء کی پہلے، بعد میں عوام کی ہے۔

(28)......**فتاویٰ رضویہ شریف** اور **بہارِ شریعت** کا مطالعہ ہر درسِ نظامی کئے ہوئے بلکہ طلبہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کتابوں میں زندگی کے تقریباً تمام شُعبہ جات کے متعلق اَحکامات موجود ہیں اور جنہوں نے درسِ نظامی نہیں کیا اُن کیلئے بھی اس کی اَہمیت کم نہیں۔ ہر مسلمان کو ان کتابوں کا مُطالَعہ کرنا چاہیے۔

(29)......**بِلاشُبہ** فتاویٰ رضویہ اور بہارِ شریعت میں ظاہر و باطن کی اِصلاح کیلئے کافی رہنمائی ملتی ہے۔مزید اِصلاح کے لیے **اِحیاءُ العلوم** کا مطالعہ کریں کہ یہ تصوف کی بہترین کتاب ہے۔**اِحیاءُ العلوم** کے مُطالَعے کے بغیر مَیں سمجھتا ہوں کہ بندہ اَدھورا سا لگتا ہے کیونکہ اس میں ظاہر کے مقابلہ میں باطن کی اِصلاح پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور ظاہر کی اِصلاح کے ساتھ باطن کی اِصلاح بھی بَہُت ضروری ہے۔

(30)......**اِحیاءُ العلوم** کی چار جلدیں ہیں۔اس میں خُصُوصاً تیسری جلد میں **مُہلِکات** بیان کئے گئے ہیں کہ جس میں باطنی گناہوں کی پہچان کے ساتھ ساتھ ان کا علاج بھی مذکور ہے **نیز** اس میں کافی فرض عُلُوم جمع کئے ہوئے ہیں، لہٰذا اس کا مُطالَعہ ضرور کیجئے۔

(31)......**درسِ نظامی** پڑھنے کا ایک **مقصد** تو یہ ہے کہ اِتنی اِستِعداد یعنی قابلیت پیدا ہوجائے کہ کتابیں دیکھ کر کوشش کرکے علم حاصل کرسکے ورنہ ظاہر ہے کہ درسِ نظامی کرنے کے باوُجُود کئی مسائل پر عُبُور حاصل نہیں ہوتا یعنی درس نظامی کرنے کے بعد بھی **حُصُولِ علم** کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

(32)......**آج** سے نصف، پون صدی پہلے کے درسِ نظامی پڑھانے والے اَساتذہ تقویٰ و ورع کے پہاڑ اور سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت اور

عِشق سے سرشار ہوتے تھے۔ **بعض** کے بارے میں منقول ہے کہ وہ احادیثِ مبارکہ کا درس رو رو کر دیا کرتے تھے جیسے مُحدِّثِ اعظم مولٰینا سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے بارے میں ذِکر ملتا ہے کہ احادیثِ مبارکہ پڑھاتے وقت فرطِ محبت وعشق سے آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوجاتے اور سُننے والوں پر بھی ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ ان کی آنکھیں بھی پُرنم ہوجاتیں۔(ماخوذ از تذکرۂ مُحدّث اعظم پاکستان ص ۱۶۵ ضیاء القرآن مرکزالاولیاء لاھور) مگراب ایسی کیفیت نظرنہیں آتی۔کاش! ہمیں بھی سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ایسا سچا عشق اور رِقّت وسوز نصیب ہوجائے۔ے

جو اشک بہاتی رہے سرکار کے غم میں   روتی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے خدا دے

(33)......**درسِ نظامی** کی طرف امیر طبقے کا رُجحان پہلے نہ تھا مگراب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ یہ **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکت ہے کہ بڑے بڑے گھرانوں، سرمایہ داروں اورافسروں کے بچے دعوت اسلامی کے **مدارِس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** میں نظرآتے ہیں۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی لوگوں کوعلم دین حاصل کرنے کا ذِہن دے رہی ہے۔طلبہ کی بہت بڑی تعداد **دعوتِ اسلامی** کے پاس ہے۔

(34)......**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قلیل عرصے میں عُلَماء کی بَہُت بڑی کھیپ **دعوتِ اسلامی** نے اُمت کودے دی ہے اوراب اِن علماء کرام کا فیض نہ صرف اِس ملک میں بلکہ بیرونِ ممالک بھی پہُنچ رہاہے۔نئے جامِعاتُ المدینہ کی تراکیب ہورہی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے یہ کام بڑھتاہی چلاجارہاہے اوران تمام کوششوں کامقصد یہی ہے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے،** اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ''

(35)......**درسِ نظامی** کی تکمیل کرلینے والے کومفتی نہیں کہا جاسکتا کہ مفتی اور ہے، عالم اور۔ ہرمفتی کیلئے عالم ہونا تو شرط ہے لیکن ہر عالم کا مفتی ہونا ضَروری نہیں۔ہاں! اگر عالم مفتی کی شرائط پر پورا اُترتا ہے تو بے شک مفتی ہے مگر یادرہے کہ مفتی بننے کے لئے کڑی شرائط ہیں۔قابلیت، ذِہانت، کسی ماہِرمفتی کی زِیرنگرانی کافی عرصہ تک تربیت اِفتاء وغیرہ اورپھرجب اِفتاء کی صلاحیت پیدا ہوجائے تب اسے **مفتی** کہا جاسکتا ہے،محض چندمسائل بتانے والے کو**مفتی** نہیں کہہ سکتے۔

(36)......**پُختہ علم** کے بغیر مسئلہ بتانے کے معاملے میں آدمی کو بچنا چاہئے،صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی اِحتیاطوں کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِتنے بڑے مجتہد اور صائبُ الرّائے ہونے کے باوُجُود جب آپ کی خدمت میں کوئی مسئلہ پیش ہوتا توبدری صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کوجمع کرتے اوراِن سے مشورہ کرکے کوئی فیصلہ فرماتے۔آج کے سارے علماء مل کربھی ان کے قدموں کی دُھول کونہیں پہُنچ سکتے اور پھران کا یہ مقام کہ قرآنِ مجید کی کئی آیات اِن کی رائے کے موافق نازِل ہوئیں۔ان پر کروڑوں، اربوں اور کھربوں رحمتیں ہوں۔اسی طرح دیگر سَلَف صالحین رحمہم اللہ المبین کے بھی واقِعات ملتے ہیں۔

(37)......**تعریف** اورخوشامداس لئے اچھی لگتی ہے کہ اس سے نفس پروری ہوتی ہے۔خوشامند پسندی سے نجات کے لئے نفس کو مارنا ضروری ہے۔اس میں بعض اوقات اپنی تذلیل بھی ہوتی ہے اور یہ کام کافی مشکل ہے۔مگرمچھ، شیر، اژدھے وغیرہ کو مارنا توکسی قدرآسان ہے، کمال تو تب ہے کہ نفسِ امّارہ (گناہوں پراُبھارنے والےنفس) کو ماراجائے۔کسی شاعر نے کیاخوب کہا------

نہنگ و اژدھا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا   بڑے موذی کو مارا، نفسِ امارّہ کو گر مارا

نہنگ،مگرمچھ کواور اژدھابہُت بڑے سانپ کو بولتے ہیں۔

(38)...... ہر ایک کو اپنی صلاحیت کے مطابق **دعوتِ اسلامی** کی خدمت کرنی چاہیے اس لئے کہ انہیں اس مقام تک **دعوتِ اسلامی** نے پہنچایا ہے۔ ان کی ایک سے ایک ''مدنی بہاریں'' ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ درس نظامی مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کی دستار بندی ہونے لگی ہے اور کتنوں کی ہو چکی ہے۔ ہمارے ان **درسِ نظامی** سے فارغ ہونے والے اور درس نظامی پڑھنے والے اِسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ بِلا جِھجک **فیضانِ سُنّت** کا درس دیں، رَسائل دیکھ کر بیان فرمائیں، **نیکی کی دعوت** میں حصہ لیں۔ اگر اِمامت بھی کرتے ہیں تو **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں حصہ لیں کیونکہ جب علاقے کا امام **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** کیلئے نکلتا ہے تو لوگ اس کو دُور سے آتا دیکھ کر خود ہی اس میں شریک ہو جاتے ہیں۔

(39)...... **اگر** کسی عالِم اُستاذ سے کسی غلطی کا صُدُور ہو جائے تو شاگرد اوّلاً اس کی تاویل کرے، جب تاویل سمجھ میں نہ آئے اور واقعی غلطی بھی ایسی ہو کہ جس کا بتانا ناگزیر ہو تو اس صورت میں اس کو اَحسَن طریقہ سے تنہائی میں غلطی بتانے کے بجائے کوشش کرے کہ اس سے سُوال کرے کہ یہ ایسا ہے تو یہ کیوں؟ یہ ہو تو ایسا کیوں؟ اس طرح حکمتِ عملی سے اس غلطی کی طرف ان کی توجہ مبذول کروائے اور کسی پر اس کا اِظہار بھی نہ کرے۔ کہ اس طرح لوگ علماء اور مشائخ سے بدظن ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ علماء سے بدظن ہونا دِینِ اِسلام سے دُوری کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا عوام کے مقابلے میں عالِم کی خطا کو چُھپانا زیادہ ضروری ہے۔

(40)...... **اُستاذ** کے سامنے اس کی غلطی بیان کرنے سے اس کو شرمندگی ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے شرمندگی سے بچانے کیلئے اگر غلطی لکھ کر بغیر نام کے کسی ذریعے سے ان تک پہنچا دی جائے اور کوئی حوالہ وغیرہ بھی دے دیا جائے تو اُستاذ کی غلطی کی اِصلاح بھی ہو جائے گی اور شاگرد کے سامنے اسے شرمندہ بھی نہیں ہونا پڑے گا۔

(41)...... **جامعات المدینہ** کے 12 ماہ کے اَخراجات کروڑوں روپے ہیں۔ جامعات اور ان میں طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث اس کے اخراجات بھی زیادہ ہو گئے ہیں اور ان اخراجات کو آپ طَلَبہ و اَساتذہ کے تعاون سے ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔ اگر جامعات کے ناظمین، اَساتذہ اور طَلَبہ مدنی عطیات کرنے میں ہاتھ نہیں بٹائیں گے تو نتیجۃً شروع میں جامعات میں اِضافہ ہونا رُک جائے گا، پھر طَلَبہ کم ہونا شروع ہو جائیں گے اور پھر معیار گرنا شروع ہو جائے گا۔ لہٰذا **جامعات المدینہ** کے تمام اَساتذہ، ناظمین اور طَلَبہ کو بھی **مدنی عطیات** جمع کرنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں رَمَضانُ المُبارَک میں زکوٰۃ، فطرات اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں **نیز** رَمَضانُ المُبارَک کے علاوہ بھی زکوٰۃ، عشر اور صدقات وغیرہ اکٹھے کرنے میں بھرپور تعاون فرمائیے۔

(42)...... **جب** دعوتِ اسلامی میری، آپ کی اور سب کی ہے تو اس کی ضروریات پوری کرنا بھی ہم سب کی ذِمّہ داری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''افضل ترین عمل وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔'' (مرقاۃ المفاتیح ج ٦ ص ٥٤٩ دارالفکر بیروت) **مدنی عطیات** مثلاً زکوٰۃ، صدقات، کھالیں وغیرہ جمع کرنے کا عمل اگرچہ نفس پر گراں گزرے، ضرور کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کارِخیر میں تعاون کرنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد ضرور آپ کے شاملِ حال ہو گی۔

(43)...... **ہماری** گفتگو تنظیمی ہو یا نجی، ہر حال میں غیبت سے پاک ہونی چاہئے، دعوتِ اسلامی کو ہماری ایسی گفتگو کی ہرگز ضرورت نہیں جو گناہ کرائے، دعوتِ اسلامی ہماری **آخرت** کی بہتری چاہتی ہے۔ اسی طرح ''جو مشورہ'' غیبتوں، تہمتوں، اور دِل آزاریوں کا مجموعہ ہو وہ ''مَدَنی مشورہ'' نہیں، اس کو مَدَنی

مشورہ کہنا اس ''مَدَنی'' جیسے مُقدّس لفظ کا غَلَط اِستعمال ہے۔ **مَدَنی مشورہ** وہ ہے جو گناہوں سے پاک اور آخرت کی بہتریوں پر مشتمل ہو۔

(44)...... **میرا مدنی مشورہ** ہے کہ آپ یہ ہدف طے فرمالیں کہ ہر طالبِ علم کتنے طَلَبہ کو جدول کے مطابق **مدنی قافلے** کیلئے سفر کا پابند بنائے گا؟ کتنے طَلَبہ کو **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** کا پابند بنائے گا؟ کتنے طَلَبہ کو **مدنی انعامات** کا رِسالہ پُر کرکے جمع کروانے کا پابند کروائے گا؟

(45)...... **بعض** طَلَبہ علم وعمل دونوں مُعامَلات میں کمزور ہوتے ہیں، ہم نے اِنہیں باعمل بنانا ہے، جو طَلَبہ بے نماز ہوں ان کو نمازی، جو جماعت سے نماز نہیں پڑھتے ان کو پابندِ جماعت اور فجر میں نہ اُٹھنے والوں کو نہ صرف فجر میں اُٹھنے والا بلکہ **صدائے مدینہ** لگا کر دوسروں کو اُٹھانے والا بنانا ہے۔ اسی طرح عشاء کی نماز میں سُستی کرنے والے کو نمازِ عشاء کے ساتھ ساتھ تہجد گزار بھی بنانا ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(46)...... **نفلی روزہ** ہفتہ میں ایک بار ہمارا **مدنی اِنعام** ہے۔ زہے نصیب! ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی ہماری عادت بن جائے، تہجد، اِشراق، چاشت، اوّابین اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی عادت بن جائے۔ اس کے علاوہ یہ پانچ کام کرنے کی عادت بن جائے: (1) کم از کم بارہ مرتبہ لکھ کر گفتگو (2) بارہ مرتبہ اِشارے سے گفتگو (3) بارہ مرتبہ نگاہیں جُھکا کر گفتگو (4) کم از کم روزانہ بارہ منٹ قُفلِ مدینہ کے عینک کا اِستعمال (5) اور مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ کسی بھی ایک رِسالے کا مُطالَعہ۔

(47)...... **کاش!** پان گُٹکا کھانے والوں کی عادت ختم ہوجائے۔

(48)...... **سرسوں** کے تیل میں خوشبو ڈالی جائے تو خُوشبو بھی ہوسکتا ہے ختم ہوجائے اِس لئے اسے سر پر لگانے کے بجائے کھوپرے کا تیل استعمال کیا جائے وہ پہلے ہی خُوشبودار ہوتا ہے، تاہم اگر خوشبو ملانا چاہیں تو اپنی پسند کے عِطر کے چند قطرے کھوپرے کے تیل کی شیشی میں ڈال لیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں مہک پیدا ہوجائے گی۔

(49)...... **میرے آقا** صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طبیعتِ مبارکہ میں بے حد نَفاست تھی، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بدبُو کو ناپسند اور خُوشبو کو پسند فرماتے، فِرِشتوں کو بھی بدبُو سے اَذِیَّت ہوتی ہے اور خُوشبو سے فرحت ہوتی ہے، بلاشُبہ ہر مسلمان خُوشبو پسند کرتا ہے اور بدبُو کو ناپسند۔

(50)...... **بعض** عُطُور میں ان کا ٹھہراؤ بڑھانے کے لئے دوسرے عِطر یات ملائے جاتے ہیں مگر یہ ہر عِطر میں نہیں ہوسکتا۔ عِطرِ گلاب میں صندل کا عِطر ملایا جاتا ہے۔ میسور (ہند) کا ''صندل آئل'' اچھا ہوتا ہے مگر یہاں بہُت مشکل سے ملتا ہے اور مل جائے تو خاصا مہنگا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چین کا صندل بازار سے ستا مل جاتا ہے۔ صندل کی ایک اونس کی بوتل لیکر ایک بوتل گلاب میں اچھی طرح ملا کرلیں اور کچھ عرصہ کے لئے رکھ دیں گے تو یہ ایک دوسرے کے اندر مِکس ہوجائیں گے۔ **بعض** صورتوں میں ان عِطر یات کو زمین میں گڑھا کھود کر دفن بھی کرنا پڑتا ہے جس سے ان عِطر یات کی خُوشبو میں پختگی اور ٹھہراؤ پیدا ہوجاتا ہے۔

(51)...... **خُوشبو** اس نیت سے بھی لگائیے کہ میرے کپڑوں میں بدبو ہو تو دور ہوجائے کہ کہیں کوئی دوسرے کے پاس اس کا تذکرہ کرکے غیبت میں مبتلا نہ ہو۔ اس **مَدَنی پھول** سے معلوم ہوا کہ جہاں تک ہوسکے دوسروں کو غیبت اور بدگُمانی سے بچانے کی کوشش کی جائے۔

(52)...... **تمام** جامعات المدینہ کیلئے یہ ہدف ہے کہ بارہ دوستِ عطّار بنائیں گے...... سات عطّار کے پیارے...... تین عطّار کے محبوب...... اور ایک منظورِ نظر، اور پھر ہر ماہ اس میں اِضافہ کرتے رہیں گے۔ اِس سلسلے میں جو خود دوست، محبوب، پیارے یا منظورِ نظر ہیں وہ یہ کام زیادہ کرسکتے ہیں، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے آپ کے جامعات کا ماحول مزید پُراَمن ہوتا چلا جائے گا، **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی کام** کو بھی بارہ چاند

لگ جائیں گے اور اُخروی لحاظ سے تو اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔(دوست۔منظورِنظر وغیرہ اصطلاحات جاننے کیلئے ''مدنی انعامات'' کا رسالہ ملاحظہ فرمائیے)

(53)......**عمامہ شریف** سے اگر بدبُو آتی ہو تو اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ عمامہ شریف بندھا ہوا نہ رکھیں بلکہ جس طرح باندھا تھا اسی طرح پیچ در پیچ اس کو کھولیں جیسا کہ حدیثِ پاک مذکور میں ہے(کنزُالعُمّال ج۸ ص۱۳۳ حدیث ۴۱۱۳۹ دارالکتب العلمیة بیروت) اور اگر دوبارہ باندھنے کی بھی نیت ہے جیسے وُضو یا سونے کیلئے کھولا پھر اُٹھ کر دوبارہ باندھیں کہ عمامہ شریف کو باندھنے سے ہر ہر پیچ پر ایک ایک **نیکی** عطا کی جاتی ہے اور ہر ہر پیچ کھولنے پر ایک ایک **گناہ** اُتارا جاتا ہے۔(ایضاً حدیث ۴۱۱۳۸) ایک اور روایت میں ہے کہ **قیامت** کے دن عمامہ شریف کے ہر ہر پیچ کے بدلے میں ایک ایک **نُور** عطا کیا جائے گا۔(ایضاً ص ۱۳۲ حدیث ۴۱۱۲۶) بندھا ہوا بندھا یا سر پر سے اتار کر رکھ دینا اگرچہ جائز ہے لیکن اِتنی بڑی فضیلت سے محرومی بھی تو ہے اس لئے جو ایک ایک پیچ کھولے گا ایک ایک گناہ اُترے گا اور جب ایک ایک پیچ باندھے گا تو ایک ایک نیکی ملے گی اور بروزِ قیامت ہر ہر پیچ پر ایک ایک **نُور** ملے گا۔اس طرح اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ایک تو آپ کے ثواب میں اضافہ ہوتا رہے گا اور دوسرا یہ کہ بار بار کھولنے باندھنے سے اس کو ہوا لگتی رہے گی تو یوں اُمید ہے کہ بدبُو بھی زائل ہو گی۔

(54)......**سربند** باندھنے کی عادت بنائیے کہ تیل لگانے کے بعد سر بند باندھنا سُنَّت ہے۔(اَلشمائل المحمدیة ص۳۹ حدیث ۳۲ دار احیاء التراث العربی بیروت) **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی نے دیگر کئی سنتوں کے علاوہ سربند استعمال کرنے کی یہ سنت بھی زندہ کی ہے۔

(55)......**جامعات المدینہ** سے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد اگر اِسلامی بھائی کسی سُنّی دار العلوم میں تدریس کرتے ہیں تو قطعاً کوئی مُضایقہ نہیں کہ بسا اوقات حالات ایسے ہوتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے جامعات میں فی الفور سب کے لئے تدریس کا بندوبست ہونا مشکل ہوتا ہے اور ہم کسی کو پابند بھی نہیں کرتے کہ سُنّیوں کے کسی ادارے میں کام نہ کریں۔ظاہر ہے گزر اوقات کیلئے کچھ تو کرنا پڑے گا۔لہٰذا سُنّیوں کے جامعات میں پڑھانے والے اِسلامی بھائیوں کے بارے میں قطعاً کوئی بدگمانی نہ کی جائے،نہ ان کی دِل آزاری کر کے گنہگار ہوں بلکہ ان سے اُمید رکھی جائے کہ وہ اِن شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی **دعوت اسلامی** کے **مدنی کام** کی دُھومیں مچائیں گے۔مدنی اسلامی بھائی **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ جہاں جاتا ہے، **مدنی کام** بھی کرتا ہے لیکن اگر اُسے وہاں جا کر مدنی کام کا موقع نہیں ملتا یا پابندی ہے تو **دعوت اسلامی** کا مدنی کام نہ کرنے کی وجہ سے ظاہر ہے اس پر کوئی شرعی گرفت بھی نہیں۔

(56)......**جامعات المدینہ** اور مدرسۃ المدینہ ہی ہماری منزل نہیں، ہماری منزل تو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانا ہے اور رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہمارے جامعات یا دعوتِ اسلامی پر ہی موقوف نہیں۔اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کی **خفیہ تدبیر** ہمارے بارے میں کیا ہے؟ ہمیں معلوم نہیں۔ہم دعوتِ اسلامی کے طور طریقے اس امید سے اپناتے ہیں کہ اس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو جائے۔لہٰذا جو دیگر مدارسِ اہلسنّت میں پڑھاتے ہیں وہ بھی صحیح کرتے ہیں مگر جہاں بھی پڑھائیں رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو ضرور پیش نظر رکھیں۔اس طرح اِن شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ کی دعوتِ اسلامی ترقّی کرے گی اور دوسروں کی غلط فہمیاں بھی دُور ہوں گی۔

(57)......**سانچ کو آنچ نہیں**، آپ کام کیجئے، کام کو لاکھوں سلام اور صرف باتیں بنائیں گے تو کچھ بھی حاصل نہ ہو گا اور مدنی کام قربانیوں کا مُتقاضی ہے۔

ع نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری

مشقتیں جھیلیں گے، تکلیفیں برداشت کریں گے، اور خوب **مَدَنی قافلوں** میں سفر کی صُعوبتیں اُٹھائیں گے تو اِن شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی کام ایسا بڑھے گا کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تصوّر بھی نہیں تھا کہ **دعوتِ اسلامی** اتنی ترقی کرے گی اور نہ یہ تصوّر تھا کہ یہ عمامہ یا سفید لباس بھی ہماری پہچان بنے گا، کچھ بھی اندازہ نہ تھا، بس نکل پڑے تھے، اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم کیا، ایسا کرم کیا کہ جتنا بھی اس کا شکر کریں کم ہے، کم اور کم ہے۔

بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلئے اپنا اوڑھنا، بچھونا دعوتِ اسلامی کے **مدنی کاموں** کو بنایئے، دعوتِ اسلامی کے صرف دو مدنی کام تھام لیجئے: **مدنی قافلہ** اور **مدنی اِنعامات**، دعوتِ اسلامی کے تمام مدنی کاموں کا اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ حصار ہو جائے گا کیونکہ دعوتِ اسلامی کے سارے کے سارے **مدنی کام** ان دو مدنی کاموں میں شامل ہیں۔

(58)......**جامعات المدینہ** کے علاوہ دیگر اہلسنّت کے جامعات میں **دعوتِ اسلامی** کے کام کرنے کیلئے وہاں مشاورت کی ترکیب بنا کر کوئی ذِمّہ دار مقرّر کر لیا جائے۔ اگر اُسی جامعہ کا کوئی اُستاذ یا طالبِ علم مل جائے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ وہیں اِن کے اندر رہ کر مدنی کام کر سکے۔ ورنہ باہر کا اِسلامی بھائی جو اسی علاقے میں رہائش پذیر ہو اس کی ترکیب بنائی جائے۔ اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ کام کرنے والا اسلامی بھائی اِنہی کے طبقے کا ہو یعنی عالم یا طالبِ علم دین ہو کہ اس طرح ان میں اُنسیت زیادہ پیدا ہو گی اور مدنی کام کرنا بھی آسان ہو جائے گا۔ اِس طرح آپ وقتاً فوقتاً آتے جاتے رہیں گے تو اِن شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اگر غلط فہمیاں ہوں تو وہ بھی دُور ہو جائیں گی۔ ان میں جا کر آپ لنگرِ رسائل چلائیں، اِجتماعات کی دعوتیں دیں، حسبِ ضرورت اِجتماعات کیلئے گاڑی چلائیں، ان کے کھانے کی ترکیب بنائیں، بڑا اجتماع آئے تو خُصوصیت کے ساتھ وہاں کے اَساتذہ اور علماء کی خدمت میں بھی اِجتماع کی دعوت پیش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ بڑے اجتماعات جیسے صحرائے مدینہ مَدِیْنَۃُ الاَوْلِیَاء ملتان کا بین الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع آتا ہے تو جامعات اور مدارسِ اہلسنّت سے کثیر علماء وطَلَبہ تشریف لاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کو ہمارے علماء اور طَلَبہ نے آنکھوں پر لیا ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆